و ما توفیقی الا باللہ و حسبی و نعم الوکیل

کم سن اطفال قومِ مہدویہ کی تعلیم کے لئے

رسالۂ نافعہ موسوم بہ

العقائد

حصہ اوّل

...... از ......

حضرت علاّمہ بحرالعلوم اشرف العلماء سید اشرف شمسیؒ

سلسلہ مطبوعات ۔۵

علامہ شمسیؒ ریسرچ اکیڈمی

© جملہ حقوق محفوظ بحق علامہ شمسیؒ ریسرچ اکیڈمی، حیدر آباد

نام کتاب	:	العقائد (مکمل سیٹ چار حصوں میں)
مصنف	:	حضرت علاّمہ بحرالعلوم اشرف العلماء سید اشرف شمسیؒ
طبع	:	دوم
سنہ اشاعت	:	جنوری ۲۰۰۳ء م ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
ناشر	:	علاّمہ شمسیؒ ریسرچ اکیڈمی حیدر آباد
ٹائیٹل	:	ادارۂ فضیلت، حیدر آباد
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	SAN کمپیوٹر سنٹر، چنچل گوڑہ، حیدر آباد۔فون 24529428
طباعت	:	کمار گرافکس، منگل ہاٹ، حیدر آباد۔فون 24607075
قیمت	:	

(ملنے کا پتہ)

علاّمہ شمسیؒ ریسرچ اکیڈمی

302، جانکی راما نواس اپارٹمنٹ، ودیا نگر، حیدر آباد

فون 56588316 ,27664267

Cell: 9849170775

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

عرضِ حال

ساری تعریف خدائے بزرگ و برتر کے لئے سزاوار ہے جو خالق کائنات ہے اور درود و سلام خاتمین علیہما السلام پر اور ان کی آل و اصحاب پر۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ مجھ ناچیز کو اپنے جد امجد حضرت علامہ بحرالعلوم اشرف العلماء سید اشرف شمسیؒ کی تالیفات کے تحفظ و اشاعت کی توفیق و استطاعت عطا فرمائی۔ الحمدللہ

اس مقصد کی طرف پیشرفت کرتے ہوئے ''علامہ شمسی ریسرچ اکیڈمی'' نے اب تک چار کتابیں یعنی (۱) علامہ شمسی مشاہیر کی نظر میں (۲) رسالۃ المعراج (۳) اصلاح الظنون فی جواب ابن خلدون اور (۴) مختصر بیان لیلۃ القدر زیور طباعت سے آراستہ کی ہیں۔ زیر نظر کتاب ''العقائد'' اس سلسلہ کی پانچویں کڑی ہے۔

العقائد چار حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول و دوم میں کمسن بچوں کی تعلیم کے لئے سوال جواب کے انداز میں سلیس اردو میں عقائد اسلامی بتلائے گئے ہیں اور بقدر ضرورت مختصراً جوابات لکھے گئے ہیں۔ البتہ حصہ سوم و چہارم میں حصہ اول و دوم کے بعض مضامین کی مدلل توضیح و تشریح کی گئی ہے اور الہیات، مسائل رسالت و نبوت اور ولایت کے علاوہ دیگر عقائد اسلامی کی عالمانہ انداز میں تفہیم کی گئی ہے۔ مختصر یہ کہ ''العقائد'' کئی علوم کا خلاصہ ہے۔ علامہ شمسی علیہ الرحمہ نے حضرت مولانا سید مرتضیٰ صاحب ید اللّٰہیؒ کی تحریک پر ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء میں العقائد حصہ اول و دوم تالیف فرمایا تھا پھر اپنے فرزند مولوی سید علی مرحوم کی خواہش پر ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۵ء میں حصہ سوم و چہارم کی تالیف فرمائی۔ چن پٹن (کرناٹک) اور حیدرآباد کے کئی اداروں کی جانب سے العقائد حصہ اول و دوم کی

متعدد بار اشاعت عمل میں آئی ہے لیکن حصہ سوم و چہارم انجمن مہدویہ حیدرآباد کے زیر اہتمام غالباً ۱۳۶۸ھ میں شائع کیا گیا تھا۔اس کتاب کی واہمیت افادیت کے پیش نظراب علامہ شمسی ریسرچ اکیڈمی کی جانب سے ''العقائد'' کے چاروں حصوں کو دوبارہ زیور طباعت سے آراستہ کیا جارہا ہے تاکہ طالبانِ علم مستفید ہوسکیں۔اردو سے نابلد حضرات کے لئے انشاءاللہ العقائد کا انگریزی اور ہندی ترجمہ بھی عنقریب ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ برادرانِ ملت سے التماس ہے کہ اگر علامہ شمسیؒ کے کوئی نادر مطبوعات یا مخطوطات موجود ہوں تو ہمیں مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اشاعت علم دین کے ضمن میں ہماری ان کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔آمین۔

فقط ...

سید یداللہ شجیع یداللٰہی

صدر علامہ شمسی ریسرچ اکیڈمی

۱۹/ ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ م ۲۳/ جنوری ۲۰۰۳ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

اظہارِ عقیدت

ہر انسان چاہے وہ کسی بھی مرتبہ و منصب پر ہو، ارتقائی منازل طے کرتا ہے۔ خداشناس اور زمانہ شناسی ایک طرح سے خدائی عطایا ہوتا ہے۔ علم و عمل اور فکر و تدبر بھی ارتقائی مدارج سے ہموار اور استوار ہوتے ہیں۔ اس انداز فکر کے پیش نظر جب ہم بہ نظر غائر بحر العلوم اشرف العلماء علامہ حضرت میاں سید ابو شریف سید اشرف شمسی علیہ الرحمہ کے تصنیفات اور تالیفات کا مطالعہ کرتے ہیں تب ارتقائی جوہر کا بخوبی مظاہرہ دیکھ پاتے ہیں۔ مثلاً تنویر الہدایہ، رسالۃ المعراج اور رسالہ شب قدر کی تحریرات کا مفصل اور مدلل ارتقائی علم و فکر لئے ہوئے پیرایۂ تحریر تالیف العقائد حصہ اول تا چہارم میں نظر آتا ہے اور قاری کی بخوبی تشفی ہوجاتی ہے۔ اس ارتقائی عمل کا اصل مبداء علامہ علیہ الرحمہ کا تبحر علمی، فکر مسلسل اور پاکیزہ صحبت صادقین و مرشدین ہونے کے علاوہ نفی غرور علم ہے جو لائق تحسین و تقلید ہے۔

اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و انکسار دعا ہے کہ ہمیں ہماری ہر راہِ ہدایت میں ارتقائی استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

عاجز بندہ...

فقیر سید خدا بخش میانجی عفی عنہ

۱۹/ ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ م ۲۳/ جنوری ۲۰۰۳ء (دائرہ نو)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

حامدًاو مصلیا۔ایک زمانہ سے میرے بھتیجے مولوی سید مرتضٰی کا جو میرے شاگرد بھی ہیں یہ تقاضا تھا کہ بچوں کی تعلیم کے لئے عقائد میں ایک رسالہ بطور سوال و جواب کے سلیس عبارت میں جو بچوں کی سمجھ میں آجائے تالیف کیا جائے۔خصوصاً جب وہ انجمن مہدویہ چن پٹن کے سرپرست بنائے گئے اور علاوہ قومی کاموں کے ایک مدرسہ دبیت الطلبہ بھی ان کی نگرانی میں آ گیا تو انہوں نے اس رسالہ کی تالیف کا تقاضا بہت ہی اہمیت کے ساتھ کیا۔ بندہ چونکہ مدرسۂ دارالعلوم سرکار عالے میں ملازم اور کالج کی جماعتوں کی تدریس پر ماموراور نیز خانگی طور پر بھی قومی طلبہ کی تدریس وتعلیم میں مصروف رہتا ہے کم فرصتی کی وجہ سے عذرو بہانہ کرتا رہا۔ بالآخراس فرمائش کے پورے کئے بغیر چارہ نہیں دیکھا۔ ماہ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ کی تعطیل میں اس رسالہ کو شروع کیا اور بہت جلد اس کی تالیف سے فراغت حاصل کی۔اس مختصر رسالہ میں وہی ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں جن کو بچے سمجھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ رسالہ کارآمد ثابت ہو اور بچوں کو نفع پہنچاوے۔

فقط...

سید اشرف غفرلہ

۲۹/صفر ۱۳۳۲ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداً و مصلیاً

سوال : ایمان کیا چیز ہے ؟

جواب : اشهدان لا اله الا الله و اشهدان محمداً عبده و رسوله کہنا اور اسی کا دل میں اعتقاد رکھنا اور جن چیزوں کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ضروریات دین فرمایا ہے ان کی تصدیق کرنا۔

سوال : اسلام کیا ہے ؟

جواب : پانچوں وقت کی نماز پڑھنا، زکواۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، حج کرنا۔

سوال : احسان کیا ہے ؟

جواب : احسان کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا کہ وہ تمہارے روبرو ہے اور تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اس کو دیکھ نہ سکو تو یہ سمجھ کر عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

سوال : توحید کیا ہے ؟

جواب : اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا اور اس کی ذات وصفات میں مخلوق کو شریک نہ کرنا۔

سوال : الله تعالیٰ کی صفتیں کیا ہیں ؟

جواب : اللہ تعالیٰ عالم ہے' قادر ہے' زندہ ہے' سنتا ہے' دیکھتا ہے' کلام کرتا ہے ارادہ کر کے کام کرتا ہے۔

سوال : کیا الله تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے ؟

جواب : چھپی ہوئی چیزوں اور ظاہر چیزوں کو جانتا ہے ہم جو کچھ کہتے اور کرتے اور دل میں ارادہ کرتے ہیں سب جانتا ہے۔

سوال : کیا الله سب چیزوں پر قادر ہے ۔ ؟

جواب : ہاں اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو پیدا کرنے اور ان کے مٹانے پر اور پھر ایک گھڑی میں سب دنیا کے پیدا کرنے ،مارنے اور جلانے پر قادر ہے۔ دیکھو اس نے اپنی قدرت سے زمین بنائی آسمان بنائے۔ سورج بنایا چاند بنایا بے گنتی ستارے پیدا کئے ، جاندار و بے جان چیزیں پیدا کیں، پس وہی ہمارا پیدا کرنے والا ہے اور ہم اس کے بندے ہیں۔

سوال : کیا بعضے لوگ ایسے بھی ہیں جو الله تعالیٰ کے ساته مخلوق کو شریك مانتے ہیں ؟

جواب : ہاں ہندو اپنے ہاتھوں سے مورتیں بناتے اور انکو خدا کے شریک مانتے اور انکی پوجا کرتے ہیں اور پارسی بھی سورج اور آگ کی پوجا کرتے ہیں اور دو خدا کہتے ہیں ایک بھلائی کا پیدا کرنے والا خدا اور دوسرا برائی کا پیدا کرنے والا خدا۔ اور نصاریٰ بھی یہ کہتے ہیں کہ خدا تین ہیں۔ غرض یہ سب مشرک ہیں۔

سوال : کیا اس طرح کہنا نہ چاہیے ؟

جواب : اس طرح کہنا کفر ہے۔

سوال : کفر کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : کفر کے معنی چھپانے کے ہیں۔ مگر شرع میں کفر کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا یا اس کے احکام کو نہ ماننا یا فرشتوں پر ایمان نہ لانا۔ یا اللہ تعالیٰ کی کتابوں کو جھٹلانا۔ یا قیامت پر ایمان نہ لانا یا نیکی و بدی کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہ ماننا۔ یا مرنے کے بعد عذاب قبر و عذاب دوزخ کا انکار کرنا۔ یا مر کر پھر دوبارہ پیدا ہونے کا انکار کرنا۔ یا حساب، کتاب، دوزخ و جنت کا انکار کرنا۔ حرام چیز کو حلال سمجھنا اور حلال چیز کو حرام سمجھنا۔

سوال : فرشتے کون لوگ ہیں ؟

جواب : فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں بڑے فرماں بردار ہیں کبھی ان سے خطا نہیں ہوتی۔

سوال : کیا فرشتے بھی ہمارے ویسے آدمی ہیں ؟

جواب : وہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے نہیں ہیں بلکہ حضرت کے پہلے پیدا ہو چکے ہیں۔

سوال : کیا وہ مٹی سے نہیں بنائے گئے ہیں اور مٹی کے پتلے نہیں ہیں ؟

جواب : وہ مٹی کے پتلے نہیں ہیں بلکہ وہ نور کے پتلے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو نور سے پیدا کیا ہے۔

سوال : کیا فرشتے لوگوں کو نظر آتے ہیں ؟

جواب : وہ سب لوگوں کو نظر نہیں آتے۔

سوال : اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب : فرشتوں کے جثّے بہت زیادہ پاک ہیں اور جو چیز زیادہ پاک ہوتی ہے وہ نظر نہیں آتی اسی واسطے فرشتے بھی نظر نہیں آتے۔ دیکھو اور غور کرو کہ اللہ تعالیٰ کی بعض مخلوق جس میں ہم ہمیشہ چلتے پھرتے رہتے بستے ہیں جیسے ہوا کہ وہ ہم کو نظر نہیں آتی۔

سوال : یہ سب فرشتے کہاں رہتے ہیں ؟

جواب : آسمانوں اور زمینوں پر رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے فرشتے ہیں جو آسمان سے زمین پر اترتے ہیں اور زمین سے آسمان پر چڑھتے ہیں۔

سوال : کیا فرشتے کسی انسان کو نظر نہیں آتے ؟

جواب : بعض انسانوں کو نظر آتے ہیں۔ چنانچہ پیغمبروں کو نظر آتے ہیں اور ان سے بات چیت بھی کرتے ہیں۔

سوال : پیغمبروں کو فرشتے کس لئے نظر آتے ہیں ؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے بعضے انسانوں کو اپنی مہربانی سے بہت ہی پاک اور روشن دل پیدا کیا ہے ان کے جان و دل پاکی اور روشنائی میں فرشتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لئے فرشتے ان کو نظر آتے ہیں۔

سوال : ایسے لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کس لئے بھیجتا ہے ؟

جواب : اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سیدھی راہ پر چلانے اور ان سے اپنی خوشی کے کام کرانے کے واسطے ایسے پاک لوگوں کو جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اپنے بندوں کے پاس بھیجتا ہے اور ان کو اپنے نائب بناتا ہے اور ان کے پاس فرشتوں کو بھیج کر اچھی اچھی باتیں اور بھلائی کے کام سکھلاتا ہے۔ پس ان سے فرشتے بات چیت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو کچھ فرمایا ہے وہ سب سنا دیتے ہیں۔ اسکے بعد یہ پاک بندے اللہ تعالیٰ کا حکم اس کے بندوں کو سنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔ ان پاک بندوں کو پیغمبر کہتے ہیں۔

سوال : کیا فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ ؟

جواب : بے شک عبادت کرتے ہیں بعض ان میں سے رکوع میں ہیں اور بعض سجدے میں ہیں غرض جیسا حکم ہوتا ہے ویسا عمل کرتے ہیں۔

سوال : ان فرشتوں میں بزرگ فرشتے کتنے ہیں اور ان کے کیا نام ہیں ؟

جواب : چار فرشتے ہیں (۱) جبرئیل علیہ السلام (۲) میکائیل علیہ السلام (۳) عزرائیل علیہ السلام (۴) اسرافیل علیہ السلام۔

سوال : ان کی کیا خدمتیں ہیں ؟

جواب : جبرئیل علیہ السلام پیغمبروں پر خدا کی طرف سے وحی لاتے ہیں۔ میکائیل علیہ السلام انسان اور

حیوانات کے رزق کی تدبیر کرتے ہیں۔عزرائیل علیہ السلام جانداروں کی روح قبض کرتے ہیں۔اسرافیل علیہ السلام کی یہ خدمت ہے کہ جب اللہ کا حکم ہوصور پھونک دیں۔دومرتبہ صور پھونکا جائے گا۔ پہلے ان کے صور سے ساری دنیا آسمان وزمین اوران میں جو چیزیں ہیں فنا ہوجائیں گی اوردوسری مرتبہ ان کے صور سے ساری دنیااورسب چیزیں پیدا ہوجائیں گی۔

سوال : ان فرشتوں میں سب سے بزرگ کون فرشتہ ہے ؟

جواب : حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔خوداللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف قرآن مجید میں فرمائی ہےاور فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام فرشتوں میں سردار ہیں۔

سوال : فرشتے کتنے ہوں گے ؟

جواب : فرشتوں کی گنتی کوئی انسان نہیں جانتا۔اللہ تعالیٰ ان کی گنتی جانتا ہے۔

سوال : وحی کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : وحی کے معنی لغت میں لکھنے اور کتاب کے ہیں اور شرع میں وحی ان احکام اور خبروں کا نام ہے جن کی اطلاع فرشتوں اور پیغمبروں کواللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

سوال : کیا وحی پیغمبروں پر فرشتوں کے ذریعہ سے اترتی ہے یا خود اللہ تعالیٰ پیغمبروں پر وحی اتارتا ہے ؟

جواب : کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ سے پیغمبروں پر وحی بھیجتا ہے اور کبھی خود پیغمبروں پر بلا ذریعہ کے وحی اتارتا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایاہے۔

سوال : وحی کے کتنے قسم ہیں ؟

جواب : تین قسم ہیں۔ایک وحی الہام ہےجس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں کوئی حکم یاخبر پیدا کردیتا ہےاور یہ پاک بندہ اس کو سمجھ لیتا ہے۔دوسری وحی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے خودکلام کرتا ہے یہ دونوں قسم کی وحی پیغمبروں اور غیر پیغمبروں کو ہوتی ہیں۔تیسری وہ وحی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کے ذریعہ اپنے بندہ کی تعلیم فرماتا ہے۔یہ وحی جس پر ہوتی ہے وہ خدا کا پیغمبر ہوتا ہے۔

سوال : کیا یہ سب وحییں اکٹھا بھی کی جاتی ہیں ؟

جواب : ہاں اکٹھا کی جاتی ہیں اور ان ہی کے مجموعہ کو خدا کی کتاب کہتے ہیں۔ بشرطیکہ پیغمبر یا خدا کا خلیفہ یہ بتادے کہ ان الفاظ میں مجھے خدا نے یہ تعلیم دی ہے اور یہ خدا کا کلام ہے میرا نہیں ہے۔

سوال : خدائے تعالیٰ کی کتنی کتابیں ہیں ؟

جواب : شریعت رسول اللہ ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں چار ہیں اور صحیفے ان کے سوا ہیں۔

سوال : صحیفہ کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : صحیفہ اور کتاب کا ایک ہی معنی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جن وحیوں کے مجموعہ کو صحیفہ فرمایا ہے اس کو صحیفہ کہتے ہیں اور جن وحیوں کے مجموعہ کو کتاب فرمایا ہے اس کو کتاب کہتے ہیں۔

سوال : کتابوں کے کیا نام ہیں ؟

جواب : توراتؔ، زبورؔ، انجیلؔ، قرآن مجید

سوال : صحیفوں کے کیا نام ہیں ؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے صحیفوں کے نام نہیں بتائے ہیں بلکہ جو صحیفے جس پیغمبر پر اترے ہیں اسی پیغمبر کے نام کے ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں جیسا کہ آدم علیہ السلام کے صحیفے۔ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے۔

سوال : جن پیغمبروں پر خدا کی کتابیں اتری ہیں ان پیغمبروں کے کیا نام ہیں ؟

جواب : حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتری ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اتری ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتری ہے۔ اور حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید اترا ہے۔

سوال : خدا کی کتابوں میں کیا کیا مضمون ہوتے ہیں ؟

جواب : خدا کی کتابوں میں کئی قسم کے مضمون ہوتے ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات وملائکہ و احوال قیامت، جنت ودوزخ، ثواب وعذاب کا ذکر ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے طریقے اور اقسام عبادات کا بیان ہوتا ہے۔ تیسرا یہ کہ دنیاوی معاملات کے اصول وضوابط کا ذکر ہوتا ہے۔ چوتھا گزشتہ پیغمبروں اور ان کی امتوں کی خبریں اور آیندہ خلیفوں کی خوش خبریاں، پانچواں نصیحتیں وامثال وغیرہ

سوال : یہ چاروں کتابیں ایک زبان میں ہیں یا ہر ایک کی جدا جدا زبان ہے ؟

جواب : توراۃ کی عبرانی زبان ہے اور انجیل و زبور کی سریانی زبان ہے۔ قرآن مجید کی عربی زبان ہے۔

سوال : ان کتابوں کی زبانیں جدا جدا ہونے کی کیا وجہ ہے ؟

جواب : پیغمبروں اور ان کی قوموں کی جو زبان ہوتی ہے اسی میں خدا کی کتاب پیغمبروں پر اترتی ہے۔

سوال : نبی اور رسول کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : اس کے معنی پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ مگر یہاں بھی ذکر کئے جاتے ہیں نبی وہ پاک اور بزرگ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے پیدا کرتا ہے اور جبرئیلؑ کے ذریعہ سے اس کو تعلیم فرماتا ہے اور رسول وہ نبی ہے جو کسی قوم کی طرف ان کی ہدایت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

سوال : رسول کے کتنی قسمیں ہیں ؟

جواب : رسول کے دو قسم ہیں ایک وہ رسول ہے جو صاحب کتاب ہے یعنی اس پر کتاب اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ دوسرا وہ رسول جو صاحب کتاب نہیں ہے اکثر پیغمبر ایسے ہی ہیں۔

سوال : وہ رسول جو صاحب کتاب ہے کتنے قسم پر ہیں ؟

جواب : دو قسم پر ہے ایک وہ ہے جو صاحب کتاب اور نئی شریعت رکھتا ہو جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ۔ دوسرا وہ صاحب کتاب ہے جو نئی شریعت نہ رکھتا ہو جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کہ آپ پر زبور اتری ہے مگر اس میں نئی شریعت نہیں تھی بلکہ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر حکم کرتے تھے اور عمل کرتے تھے۔

سوال : کیا پیغمبر کوئی ایسا کام بھی کرتے ہیں جو دوسرے لوگوں سے نہیں ہوسکتا ؟

جواب : ہاں ان سے ایسے کام ظاہر ہوتے ہیں جو دوسرے لوگ ان کاموں کو کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور ایسے کام کو معجزہ کہتے ہیں۔

سوال : کیا معجزہ پیغمبر کا فعل ہے یا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے ؟

جواب : معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے طلب کرنے پر صادر ہوتا ہے اور اس فعل کو اللہ تعالیٰ نبی کے ذریعہ صادر کرتا ہے۔ یہ فعل عادت کے خلاف ہوتا ہے اور امت سے اسکی نظیر صادر نہیں ہوسکتی۔

سوال : خلیفتہ اللہ کس کو کہتے ہیں ؟
جواب : خلیفتہ اللہ وہ ہے جس میں انبیاء علیہم السلام کے صفات ہوں اور خدا سے تعلیم پاتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہو۔ خلیفتہ اللہ کے دو قسم ہیں ایک وہ ہے جس کو خدا سے اور جبرئیل سے تعلیم ہوتی ہے اس کو نبی کہتے ہیں۔ دوسرا وہ ہے کہ اس کو فقط خدا سے تعلیم ہوتی ہے اور جبرئیل سے نہیں ہوتی یہ شخص خلیفتہ اللہ ہے نبی و رسول نہیں ہے۔
سوال : کیا فرشتوں میں بھی پیغمبر ہوتے ہیں ؟
جواب : ہاں ہوتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام پیغمبر ہیں۔
سوال : یہ تو معلوم ہوا کہ انسانوں اور فرشتوں میں پیغمبر ہوتے ہیں مگر قوم جن میں بھی پیغمبر گزرے ہیں یا نہیں ؟
جواب : کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوا کہ قوم جن میں بھی کوئی پیغمبر ہوا ہے۔
سوال : اس کی کوئی اور بھی وجہ ہے ؟
جواب : ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنات کی پیدائش آگ سے ہے پس ان میں گرمی و غصہ بہت بڑا ہوا ہے اور جہاں غصہ کی زیادتی ہوتی ہے وہاں عقل کی کمی ہوتی ہے اور جو کم عقل ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی سمجھے اور لوگوں کو سمجھا سکے۔ غرض ان کی فطرت رہنمائی اور رہبری کے لایق نہیں ہے اسی واسطے یہ پیغمبر ہو نہیں سکتے۔
سوال : کیا عورتیں بھی پیغمبر ہوئی ہیں ؟
جواب : کسی عورت کا پیغمبر ہونا ثابت نہیں ہوا۔
سوال : کیا سب پیغمبر ایک مرتبہ کے ہیں یا ان میں کمی و بیشی ہے ؟
جواب : جو پیغمبر صاحب کتاب و صاحب شریعت ہیں ان پیغمبروں سے زیادہ بزرگ ہیں جو صاحب کتاب و صاحب شریعت نہیں ہیں۔
سوال : کیا پیغمبر اپنی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں یا سب اولاد آدم علیہ السلام کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں ؟
جواب : سب پیغمبروں میں محمد رسول اللہ ﷺ سب اولاد آدم علیہ السلام کی ہدایت کے لئے پیدا ہوئے ہیں آپ کے سوا کوئی پیغمبر نہیں ہے جو ساری دنیا کے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہو۔

بلکہ ہرایک پیغمبرایک قطعہ زمین پر روانہ کیا گیا ہے کہ اس قطعہ کے لوگوں کو ہدایت کرے اور خدا کی طرف بلاوے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام زمین بابل پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام موتفکات پر ہدایت کرتے تھے۔ موتفکات ان قریوں کو کہتے ہیں جو قہر خدا سے الٹ گئے۔ یعقوب علیہ السلام زمین کنعان پر اور موسیٰ علیہ السلام زمین مصر پر اور شعیب علیہ السلام زمین مدین پر ہود علیہ السلام قوم عاد پر اور صالح علیہ السلام قوم ثمود پر اور عیسیٰ علیہ السلام قوم یہود پر بھیجے گئے ہیں۔ مگر آنحضرت ﷺ سارے انسانوں بلکہ جن کی بھی ہدایت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

سوال: سب کے پہلے کون پیغمبر ہوئے اور سب کے پیچھے کون پیغمبر ہوئے ؟

جواب : حضرت آدم علیہ السلام سب کے پہلے پیغمبر ہوئے اور محمد رسول اللہ ﷺ سب کے آخر میں پیغمبر ہوئے ہیں۔

سوال: کیا حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے کوئی پیغمبر نہیں تھا ؟

جواب : حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے کوئی آدمی نہیں تھا سب آدمی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں آپ کو ابوالبشر بھی کہتے ہیں۔ حضرت حوّا جو آپ کی بی بی ہیں آپ ہی سے پیدا ہوئیں۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ آپ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا ؟

جواب : بیشک اللہ نے آپ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ اور زمین پر آپ کو اپنا خلیفہ بنایا۔

سوال: آدم علیہ السلام نے کن لوگوں کو راستہ بتایا اور گمراہی سے بچایا ؟

جواب : حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو ہدایت کی اور ان کو خدا کے احکام سکھائے۔

سوال: کیا حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ نے کوئی کتاب اُتاری تھی ؟

جواب : حضرت آدم علیہ السلام پر کوئی کتاب نہیں اُتری بلکہ آپ پر صحیفے اترے ہیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی تعلیم دی ہے۔

سوال: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ماں باپ کا کیا نام ہے ؟

جواب : آپ کے والد کا نام عبداللہ ہے اور ماں کا نام بی بی آمنہ ہے۔

سوال: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کس پیغمبر کی اولاد میں ہیں ؟

جواب : حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

سوال : حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کتنے فرزند تھے اور انکے نام کیا تھے ؟
جواب : حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوفرزند تھےاوران کا نام اسحٰقؑ و اسمٰعیلؑ ہے۔
سوال : کیا یہ دونوں پیغمبر ہیں ؟
جواب : ہاں یہ دونوں پیغمبر ہیں۔
سوال : کیا یہ دونوں پیغمبر سگے بھائی ہیں - یا ان کی ماں جدا ہیں ؟
جواب : حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں کا نام ہاجرہ ہےاور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ماں کا نام سارہ ہے۔
سوال : یہ دونوں پیغمبر کہاں رہتے تھے ؟
جواب : حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنی ماں کے ساتھ مکہ میں رہتے تھےاور حضرت اسحٰق علیہ السلام اپنی ماں کے ساتھ ملک شام میں رہتے تھے۔
سوال : حضرت رسول اللہ ﷺ کس کی اولاد میں ہیں ؟
جواب : اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔
سوال : اسحاق علیہ السلام کو کتنے فرزند تھے ؟
جواب : مشہور ہے کہ دوفرزند تھے۔عیصؑ یعقوبؑ ۔حضرت یعقوب علیہ السلام پیغمبر تھے۔اورآپ کو اسرائیل بھی کہتے ہیں۔آپ کو بارہ فرزند تھے۔سب کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔
سوال : بارہ فرزندوں کے نام کیا ہیں ؟
جواب : یہوذا، روبیل، شمعون، لاوی، ربالوں، یشجر، ودان، نفتالی، جاد، آشر، یوسف، بنیامین
سوال : حضرت موسیٰ علیہ السلام کس فرزند کی اولاد سے ہیں ؟
جواب : حضرت لاویؑ کی اولاد سے ہیں
سوال : داؤد علیہ السلام کس کی اولاد سے ہیں ؟
جواب : حضرت یہوذا کی اولاد سے ہیں
سوال : حضرت عیسیٰؑ کس کی اولاد سے ہیں ؟
جواب : حضرت سلیمان ابن داؤدعلیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم سلیمان علیہ السلام کی پوتی ہیں۔
سوال : کیا حضرت داؤد علیہ السلام صاحب شریعت جدید نہ تھے ؟
جواب : پہلے بیان ہوا ہے کہ حضرت داؤدؑ شریعت موسیٰ علیہ السلام پر عمل کرتے تھے۔اگرچہ آپ پر

اللہ تعالیٰ نے زبور اتاری تھی مگر اس میں دعائیں تھیں اور احکام نہیں تھے۔

سوال: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کہاں رہتے تھے ؟

جواب : آپ مکہ میں پیدا ہوئے اور مکہ میں رہتے تھے۔

سوال: کیا حضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے باپ دادا بھی مکہ میں رہتے تھے ؟

جواب : مکہ میں ہی رہتے تھے۔

سوال: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا مشہور نسب نامہ ذکر کیا جائے ؟

جواب : محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانۃ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن سعد بن عدنان۔

سوال: کیا آنحضرت کے ماں باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے پیغمبر ہونے تک زندہ تھے ؟

جواب : نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن میں مرگئے تھے۔

سوال: پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی کس نے پرورش کی ؟

جواب : آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی پرورش کی

سوال: کیا ابو طالب آپ کی پیغمبری کے زمانہ میں موجود تھے ؟

جواب : موجود تھے مگر ان کا ایمان لانا ثابت نہیں ہے

سوال : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس عمر میں پیغمبر ہوئے ؟

جواب : چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے کچھ صفات بیان کئے جائیں جن میں آپ مشہور تھے ؟

جواب : آپ بہت بڑے عقلمند، سچے، عادل، جوانمرد، پرہیزگار، عفیف، امانت دار، حق کاموں میں مددگار، مہربان' صاحب مروت' اپنے پرائے کے غمخوار، خطا سے درگذر کرنے والے' سخی تھے۔ غرض ہزاروں خوبیاں آپ میں موجود تھیں۔ ہمیشہ خدا کی عبادت کرتے تھے۔ رات دن اللہ

ہی کا خیال رکھتے تھے۔

سوال : آپ کی پیغمبری کے ابتدائی حالات کیا ہیں ؟

جواب : آنحضرت ﷺ بہت سچے خواب دیکھتے تھے۔ جنکی تعبیر بہت ہی صاف وروشن ہوتی تھی اور وہی بات سامنے آتی تھی جو آپ کو خواب میں دکھائی جاتی تھی۔

سوال : آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو اپنے پیغمبر ہونے کا کب یقین ہوا ؟

جواب : جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چالیس برس کی ہوگئی آپ ایک دن اپنی عادت کے موافق غار حرا میں عبادت کے واسطے تشریف لے گئے اور خدا کی بندگی میں مشغول ہوئے یکا یک آپ کے سامنے ایک فرشتہ آیا اور بہت ہی ہیبت اور دبدبہ کے ساتھ آپ کے روبرو کھڑا ہوگیا اور آپ سے کہا کہ اقراء کی سورت پڑھو آپ نے فرمایا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا اُس فرشتے نے آپ کو دبایا اور کہا کہ پڑھو آپ نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا پھر اُس نے اُسی طرح آپ کو دبایا غرض تین مرتبہ یہی حرکت کی اس کے بعد آپ کو اقراء کی سورت پڑھائی اور اس کے بعد چھپ گیا۔

سوال : یہ کون فرشتہ تھا ؟

جواب : یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔

سوال : آنحضرت ﷺ نے جب ان کو یکایک دیکھا تھا تو کیا آدمیوں کی صورت میں دیکھا تھا ؟

جواب : آنحضرت ﷺ نے جبرئیل کو اصلی صورت میں دیکھا اور بڑے قد و قامت میں دیکھا جب وہ آپ کی نظروں سے اوجھل ہوگئے تو آنحضرت ﷺ غار حرا سے نکل کر اپنے گھر تشریف لائے اور یہ سب قصہ اپنی بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا۔ بی بی نے سارا قصہ سن کر عرض کیا بے شک آپ پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کو ورقہ ابن نوفل کے پاس لے گئیں اور سب قصہ ورقہ سے بیان کیا۔ ورقہ نے آنحضرت ﷺ سے بھی سب قصہ سنا۔ ورقہ توراۃ پڑھتے تھے اور توراۃ پڑھنے والوں میں بہت بڑے عالم تھے۔ ورقہ نے بیان کیا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو پیغمبروں کے پاس وحی لاتا ہے یہی فرشتہ تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دکھائی دیا تھا۔ جب یہ فرشتہ غار حرا میں محمد ﷺ کو نظر آیا ہے تو محمد ﷺ پیغمبر ہوگئے۔ ان کی

پیغمبری میں شک نہیں۔ یہ وہی بزرگ پیغمبر ہے جس کی خوش خبری تورات وانجیل میں اللہ نے دی ہے اگر میں زندہ رہتا تو آپ کی مدد کرتا۔اس کے بعد ورقہ مرگئے۔

سوال : سب کے پہلے آنحضرت ﷺ پر کون ایمان لائے ؟

جواب : سب کے پہلے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کی پہلی بی بی ہیں۔اوران کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایمان لائے ہیں ایمان لانے کے وقت حضرت علی بہت ہی کم عمر تھے مشہور یہ ہے کہ آپ سات آٹھ برس کے تھےاور بڑی عمر والے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب کے پہلے ایمان لائے ہیں۔مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کبھی پوجا نہیں کی۔

سوال : حضرت عمر رضی اللہ عنہ کب ایمان لائے ؟

جواب : آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کے کوئی پانچ برس بعد ایمان لائے۔حضرت عمر اور ابوجہل کے ایمان لانے کے لئے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس دعا کرتے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ کے لئے دعا قبول ہوگئی اور آپ ایمان لائے اس کے بعد لوگوں میں جوش ایمان پھیل گیا اسلام کی قوت بڑھنے لگی۔

سوال : حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کب ایمان لائے ؟

جواب : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت جلد ایمان لائے ہیں۔

سوال : حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہتے ہیں ؟

جواب : آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دولڑکیاں دی تھیں ایک کا نام رقیہ رضی اللہ عنہا دوسری کا نام کلثوم رضی اللہ عنہا ہے۔

سوال : مکہ سے آپ مدینہ کو کیوں تشریف لے گئے ؟

جواب : جب مکہ میں کافر آپ کو ایذا دینے لگے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ آپ مدینہ تشریف لیجائیں۔آپ مدینہ کو تشریف لے گئے

سوال : پیغمبر ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کتنے برس مکہ میں تشریف رکھے ؟

جواب : دس برس آپ تشریف رکھے۔

سوال : مدینہ میں کتنے برس تشریف رکھے ؟

جواب : تیرہ (۱۳) برس

سوال : قرآن شریف کتنے برس میں آپ پر اترا ؟

جواب : تئیس (۲۳) برس میں

سوال : اس زمانہ میں پھر مکہ کو کبھی آپ تشریف لے گئے ہیں ؟

جواب : ہاں تشریف لے گئے ہیں کفار نے آپ کو روکا مگر صلح ہوگئی اور دوسرے سال آپ نے حج کیا۔ اور جب اسلام کی قوت بڑھ گئی مکہ آپ کے قبضہ میں آ گیا اور سب مسلمان ہوگئے۔

سوال : مکہ پر آپ کا قبضہ ہوجانے کے بعد آپ مکہ میں تشریف رکھے یا نہیں ؟

جواب : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں نہیں رہے اور مدینہ کو تشریف لے گئے اور وہیں رحلت کی آپ کا روضۂ مبارک بھی مدینہ میں ہے۔

سوال : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے رحلت کے وقت آپ کی کتنی بیبیاں تھیں ؟

جواب : نو تھیں

سوال : ان کے نام کیا ہیں ؟

جواب : جویریہ، عایشہ، زینب، حفصہ، ام سلمہ، ام حبیبہ، سودہ بنت زمعہ، میمونہ، صفیہ

سوال : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے اور کیا کیا فضائل ہیں ؟

جواب : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں یعنے آپ کے بعد کوئی ایسا پیغمبر پیدا نہ ہوگا جو صاحب شریعت ہو۔ آپ سب پیغمبروں میں بزرگ ہیں بلکہ سب کے سردار ہیں ۔ آپ صاحب شفاعت ہیں یعنے اللہ تعالیٰ نے آپ کو گناہگاروں کی شفاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ کی شفاعت سے گناہگاروں کی بخشش ہوگی۔ آپ صاحب معراج ہیں یعنے آپ آسمانوں پر چڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ تک بلکہ آپ اس کے آگے بھی تشریف لے گئے اور جنت و دوزخ کو دیکھا۔ اور صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ آپ نے خدا کو بھی دیکھا۔ آپ کی شریعت قیامت تک باقی رہے گی۔ آپ سے بڑے بڑے معجزے صادر ہوئے۔

سوال : سدرۃ المنتہیٰ کس مقام پر ہے اور یہ کیا چیز ہے ؟

جواب : سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان پر ہے اور یہ ایک بیر کا درخت ہے۔ شب معراج میں آنحضرت ﷺ

نے دیکھا کہ ایک چیز اس کو ڈھانکی ہوئی ہے مگر اس کا حال معلوم نہ ہوا۔ جبرئیلؑ کا یہی مقام ہے۔ اس کے اوپر سیر کرنے کی جبرئیلؑ کو اجازت نہیں ہے۔ اسی مقام پر حضرت جبرئیلؑ کو اللہ تعالیٰ کے طرف سے وحی ہوا کرتی ہے۔

سوال : معراج کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : معراج کے معنی سیڑھی ہیں۔ اوپر چڑھنے کے بھی ہیں۔

سوال : ان لفظوں کے کیا معنی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی ہے ؟

جواب : اس کے یہ معنی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بلندی پر چڑھے۔

سوال : آپ کو کس مہینے میں اور کس تاریخ میں معراج ہوئی ؟

جواب : رجب کے مہینہ کی چھبیسویں تاریخ کی رات میں آپ کو معراج ہوئی۔

سوال : کیا آنحضرت ﷺ کو جسم کے ساتھ معراج ہوئی ہے ؟

جواب : ہاں جسم کے ساتھ معراج ہوئی ہے اور اکثر صحابہ کا یہی مذہب ہے۔

سوال : معراج کا کیا قصہ ہے ؟

جواب : تفسیر معالم التنزیل میں ذکر کیا گیا ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ یکا یک میرے گھر کی چھت کھل گئی اور جبرئیل اترے اور میرے سینہ کو چیرا اور زمزم کے پانی سے اس کو دھودیا اور ایک طشت لایا جو ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا کہا یہ ایمان وحکمت ہے اور میرے سینہ میں ڈال دیا اور اس کو بند کر دیا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ حطیم میں تھے۔ آنخضرت ﷺ کا سینہ یہیں چیرا گیا اور نور وایمان سے بھی سینہ شریف یہیں بھرا گیا۔ پھر براق لائی گئی جس کا رنگ سفید تھا۔ اس کا قد وقامت خچر سے چھوٹا تھا۔ یہ مرکب ایسا تیز رفتار تھا کہ اس کا قدم اس جگہ پڑتا تھا جہاں اس کی نظر پڑتی تھی۔ حضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں براق پر سوار ہوا اور جبرئیلؑ کے ساتھ بیت المقدس کو گیا اور براق کو بیت المقدس کے اس حلقہ سے باندھ دیا جس سے کہ انبیاء علیہم السلام اپنے سواریوں کو باندھتے تھے اور بیت المقدس میں داخل ہوا اور سب پیغمبروں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر جبرئیلؑ نے میرے سامنے دو کٹورے پیش کئے جن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ میں نے اس کٹورے کو اختیار کیا جس میں دودھ تھا جبرئیلؑ نے کہا کہ یا

محمد ﷺ تم نے فطرت کو اختیار کیا۔ پھر میں آسمان دنیا پر جبرئیلؑ کے ساتھ گیا۔ اور آسمان پر پہنچا وہاں آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ میں نے سلام کیا مجھے آدم علیہ السلام نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا اور نبی صالح اور ابن صالح سے خطاب فرمایا میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام آپ کے باپ ہیں۔ آدم علیہ السلام کے دونوں بازوں پر دو جماعتیں روحانیوں کی تھیں۔ جب وہ سیدھی طرف کی جماعت کو دیکھتے تھے ہنستے اور خوش ہوتے تھے اور جب بائیں طرف کی جماعت کو دیکھتے تھے روتے تھے میں نے جبرئیلؑ سے ان کی کیفیت پوچھی جواب دیا کہ سیدھے طرف کی جماعت کے لوگ اہل جنت ہیں اور بائیں طرف کی جماعت کے لوگ اہل دوزخ ہیں۔ پھر میں دوسرے آسمان پر گیا وہاں کے لوگوں نے مجھے مرحبا کہا۔ اس آسمان پر یحییٰؑ و عیسیٰؑ سے ملاقات ہوئی ان دونوں کو میں نے سلام کہا۔ انھوں نے جواب سلام کہا اور مرحبا کہا پھر میں تیسرے آسمان پر گیا یہاں کے لوگوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور خوشی ظاہر کی میں اس آسمان پر یوسفؑ سے ملا یہ بہت خوبصورت ہیں میں نے ان کو سلام کہا یوسفؑ نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا۔ پھر میں چوتھے آسمان پر چڑھا وہاں کے لوگوں نے مجھے مرحبا کہا اس آسمان پر میں نے ادریسؑ سے ملاقات کی اور ان کو سلام کیا انھوں نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا۔ پھر پانچویں آسمان پر چڑھا اس آسمان کے لوگوں نے مجھے مرحبا کہا اس آسمان پر ہارونؑ سے ملا ان کو سلام کہا انھوں نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا۔ پھر چھٹے آسمان پر گیا وہاں کے لوگوں نے بھی مرحبا کہا اور موسیٰؑ سے ملاقات کی موسیٰؑ کو میں نے سلام کیا موسیٰؑ نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا۔ جب میں آگے بڑھا تو موسیٰؑ رونے لگے اُن سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں جواب دیا کہ محمد ﷺ کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے۔ پھر میں ساتویں آسمان پر گیا یہاں کے لوگوں نے مجھے مرحبا کہا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے مجھے جواب سلام کہا اور مرحبا کہکے ابن صالح سے خطاب کیا۔ حضرت آدم اور حضرت ابراہیمؑ کے سوا سب پیغمبروں نے آپ کو نیکوکار بھائی سے خطاب کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر میں بیت المعمور میں گیا۔ جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ یہ بیت المعمور ہے اس میں ہر روز ستر ہزار

فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے دن یہ فرشتے نہیں آتے بلکہ دوسرے فرشتے آتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ غرض جو فرشتے اس مسجد میں ایک مرتبہ آتے ہیں پھر وہ فرشتے دوبارہ نہیں آتے۔ یہاں سے سدرۃ المنتہی کے پاس گیا اس کے پھل اور پتے بڑے بڑے ہیں۔ اس وقت سدرہ کو ایک چیز ڈھانکے ہوئے تھی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روشن پروانے اس درخت کو گھیرے ہوئے تھے۔ راقم کہتا ہے کہ یہ سب فرشتے تھے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اس جگہ مجھ پر میرے پروردگار نے وحی کی اور ہر روز میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ جب میں اس کے بعد موسیٰؑ کے پاس گیا۔ موسیٰؑ نے پوچھا کہ آپ کی امت پر کیا فرض ہوا میں نے کہا پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ موسیٰؑ نے کہا کہ میں نے بنی اسرائیل کو شرعی احکام میں آزمایا ہے اور وہ بہت قوی تھے مگر انھوں نے احکام خدا کی پوری تعمیل نہیں کی اور آپ کی امت ضعیف و کمزور ہے ان سے اس فرض کی پابندی نہ ہوگی آپ پھر خدا سے عرض کر کے ان نمازوں کو گھٹائیے۔ آنحضرت ﷺ پلٹے اور کمی کی درخواست کی اس کے بعد پانچ نمازیں کم ہوگئیں پھر حضرت ﷺ نے موسیٰؑ سے ملاقات کی اور بیان کیا کہ پانچ نمازیں کم ہوئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ پھر تشریف لے جائیے اور کم کرائیے۔ غرض حضرت ﷺ نے موسیٰؑ کی کوشش سے اتنی نمازیں کم کرائیں کہ پانچ نمازیں باقی رہ گئیں اس کے بعد بھی موسیٰؑ نے کم کرانے کی ترغیب دی مگر حضرت ﷺ نے عذر کیا کہ میں بار بار عرض کرنے سے شرماتا ہوں۔ غرض پانچ نمازیں حضرت رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کی امت پر فرض رہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے جنت کی سیر کی۔ ابو دجانہ سے روایت ہے کہ آپ اس جگہ سے بھی اوپر چڑھے تھے اور ایسی جگہ پہنچے تھے جہاں قلم کی آواز آتی تھی اور انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سدرۃ المنتہی کے پاس پہنچے تو آپ فرماتے ہیں کہ جبار میرے نزدیک ہوگیا پھر اور پاس ہوگیا اور پھر مجھ پر وحی کی۔

سوال : اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں کلام کیا ہے مگر آپ نے خدا کو دیکھا بھی ہے یا نہیں ؟

جواب : اکثر صحابہ کا یہ کہنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے شب معراج میں خدا کو دیکھا ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔

سوال : کیا بعضے صحابہ یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خدا کو نہیں دیکھا ؟

جواب : ہاں بعضے صحابہ کا یہ مذہب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خدا کو نہیں دیکھا۔ چنانچہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کا یہی مذہب ہے۔ شیعہ و معتزلہ بھی یہی کہتے ہیں

سوال : آنحضرت ﷺ پر جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو کس نام سے پکارتے ہیں ؟

جواب : ان کو صحابۂ رسول اللہ کہتے ہیں۔

سوال : صحابی کی کیا تعریف ہے

جواب : صحابی وہ شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ سے ملے اور آپ پر ایمان لائے اور ایمان پر مرے۔

سوال : صحابہ کے کتنے قسم ہیں ؟

جواب : دو قسم۔ مہاجرین، انصار

سوال : ان کی کیا تعریف ہے ؟

جواب : مہاجرین وہ اصحاب ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس رہنے کے لئے مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے لئے آ گئے اور انصار وہ اصحاب ہیں جو آپ کی اور آپ کے مہاجرین صحابہ کی خدمت کی۔

سوال : سب اصحاب میں بزرگ صحابہ کون ہیں ؟

جواب : وہ صحابہ ہیں جو بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کافروں سے لڑے ہیں۔

سوال : یہ صحابہ گنتی میں کتنے ہیں ؟

جواب : یہ تین سو تیرہ (۳۱۳) شخص تھے۔

سوال : پھر ان صحابہ میں کون سے صحابہ زیادہ بزرگ ہیں ؟

جواب : دس صحابی ہیں جن کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں

سوال : ان کے نام کیا ہیں ؟

جواب : حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر بن الخطابؓ، عثمان بن عفانؓ، حضرت علی ابن ابی طالبؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبد الرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، سعید بن زیدؓ، ابو عبیدہ بن الجراحؓ۔

سوال : ان صحابہ کو مُبشرہ کیوں کہتے ہیں ؟

جواب : آنحضرت ﷺ نے ان کی شان میں جنت کی بشارت دی ہے۔

سوال : ان کے سوائے کسی اور صحابی کی شان میں بھی جنت کی خوش خبری دی ہے ؟

جواب : بی بی فاطمہؓ ،حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی شان میں بھی جنت میں داخل ہونے کی خوش خبری دی ہے۔

سوال : ان تیرہ صحابہ میں زیادہ بزرگ کون ہیں ؟

جواب : آنحضرت ﷺ کے خلیفے ہیں

سوال : انحضرت ﷺ کے کتنے خلیفے ہیں اور ان کے کیا نام ہیں ؟

جواب : حضرت رسول اللہ ﷺ کے چار خلیفے ہیں ،ابوبکر صدیقؓ ،عمر بن الخطابؓ ،عثمان بن عفانؓ ، علی ابن ابی طالبؓ

سوال : کیا یہ چاروں خلیفے گناہ سے معصوم ہیں ؟

جواب : ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ معصوم نہیں ہیں کیونکہ ان کے معصوم ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

سوال : آنحضرت ﷺ نے اپنا خلیفہ کس شخص کو بنایا ؟

جواب : یہ ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کسی کو اپنا خلیفہ بنایا۔مگر آنحضرت ﷺ نے اپنی بیماری کے زمانہ میں ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کی اجازت دی تھی اور ابوبکر صدیقؓ نے چند نمازیں حضرت ﷺ کے حکم سے سب صحابہ کو پڑھائیں ۔چونکہ آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھانے کے لئے ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ بنایا تھا سب صحابہ نے آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد ابوبکرؓ کو خلیفہ رسول اللہ ﷺ ٹھرایا اور دینی اور دنیاوی کاموں میں اپنا حاکم بنالیا اور اسی بات پر سب اکٹھا ہوئے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے پہلے خلیفہ ہیں۔

سوال : ابوبکر صدیقؓ کے بعد کون خلیفہ ہوئے ؟

جواب : عمرؓ کو ابوبکر صدیقؓ نے اپنا خلیفہ بنایا اور ابوبکر صدیقؓ کے بعد سب صحابہ نے عمرؓ کی خلافت پر اتفاق کرلیا اور حضرت عمرؓ خلیفہ دوم ہوگئے۔

سوال : حضرت عمرؓ کے بعد کون خلیفہ ہوئے ؟

جواب : حضرت عمرؓ نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا کہ آپس میں مصالحت کے ساتھ کسی ایک صحابی کو خلیفہ

بنالیا جائے اور چھ صحابی کا نام بیان فرمایا۔ ان چھ صحابیوں نے اتفاق کر کے حضرت عثمان بن عفانؓ کو خلیفہ بنایا۔

سوال : چھ صحابہ کے کیا نام ہیں ؟

جواب : حضرت عثمانؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد ابن ابی وقاصؓ

سوال : حضرت عثمانؓ کے بعد کون خلیفہ ہوئے ؟

جواب : حضرت علی بن ابی طالبؓ خلیفہ ہوئے اور مکہ مدینہ کے سب صحابہ نے آپ کے خلیفہ ہونے پر اتفاق کیا مگر اس کے بعد بعضے صحابہؓ حضرت علیؓ سے الگ ہوئے اور بہت سے جھگڑے پیدا ہوگئے۔

سوال : بعد بیعت حضرت علی سے جو صحابہ الگ ہوگئے ان کے کیا نام ہیں ؟

جواب : طلحہؓ، زبیرؓ

سوال : ان کے الگ ہوجانے کی کیا وجہہ تھی ؟

جواب : حضرت عثمانؓ کے شہید ہوجانے کے بعد آپ کو جن لوگوں نے شہید کیا وہ حضرت عثمانؓ کے بدلہ میں نہیں مارے گئے۔

سوال : کیوں نہیں مارے گئے ؟

جواب : جنھوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا تھا ان کا پورا پتہ نہیں ملا اگر چہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی بہت تلاش کی اور بہت کوشش کی۔

سوال : کن لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا ؟

جواب : یہ مصری لوگ تھے۔

سوال : کیا یہی سبب تھا جو طلحہؓ اور زبیرؓ حضرت علیؓ سے جدا ہوگئے ؟

جواب : ہاں یہی سبب تھا۔ اور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان نے جو شام کے بادشاہ تھے اسی وجہ سے آپ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔

سوال : کیا طلحہؓ و زبیرؓ کا الگ ہوجانا اور معاویہ کا حضرت علیؓ سے بیعت نہ کرنا درست تھا ؟

جواب : ہرگز نہیں۔

سوال : اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب : حضرت علیؓ کے خلیفہ ہونے پر جب مہاجرین وانصار نے اجماع کرلیا تھا اور طلحہؓ وزبیرؓ بھی اس اجماع میں شریک تھے تو پھر ان دونوں صاحبوں کو حضرت علیؓ سے الگ ہونے کا حق نہیں تھا اور نہ حضرت عثمانؓ کے خونیوں کو مانگنے کا انہیں منصب تھا۔ چونکہ مہاجرین وانصار نے حضرت علیؓ سے بیعت کی تھی معاویہؓ کا حضرت علیؓ سے بیعت نہ کرنا خطا تھی۔

سوال : حق کیوں نہیں تھا ؟

جواب : طلحہؓ وزبیرؓ پر حضرت علیؓ حاکم تھے اور یہ محکوم تھے۔ محکوم کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ حاکم سے اپنے کسی رشتہ دار کے خونیوں کو خود طلب کرے بلکہ اس کا یہ منصب ہے کہ حاکم کے پاس اپنا دعوے پیش کرے۔ اسی طرح معاویہ کو بھی یہ حق نہیں تھا کہ حضرت عثمانؓ کے خونیوں کو حضرت علیؓ سے مانگتے۔ اور اس غلط وجہ پر حضرت علیؓ سے جنگ کرتے اور خود حاکم بن جاتے۔

سوال : حضرت علیؓ کے بعد کون خلیفہ ہوئے ؟

جواب : خلافت رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ پر پوری ہوگئی کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد خلافت کا زمانہ تیس (۳۰) برس ہے اور حضرت علیؓ پر تیس برس پورے ہوگئے۔ حضرت علیؓ کے بعد خلافت کا زمانہ نہ رہا اور سلطنت رہ گئی۔

سوال : حضرت علیؓ کے بعد کون بادشاہ ہوئے ؟

جواب : حضرت حسنؓ نے جو حضرت علیؓ کے بڑے فرزند تھے حضرت معاویہؓ سے صلح کرلی اور جو کچھ ملک عراق ان کے قبضہ میں تھا معاویہؓ کو دیدیا اس کے بعد معاویہ بادشاہ ہوگئے۔

سوال : حضرت معاویہ کے بعد کون شخص بادشاہ ہوا ؟

جواب : یزید جو معاویہ کا بیٹا تھا بادشاہ ہوا۔

سوال : یزید کو کس نے پادشاہ بنایا ۔ کیا سب مسلمان خود اس کی بادشاہی سے راضی ہوگئے تھے ؟

جواب : مسلمان اس کی بادشاہی سے خوش نہیں تھے بلکہ اس کے باپ حضرت معاویہؓ نے اس کو بادشاہ بنایا اور اپنی جگہ پر بٹھلایا تھا۔

سوال : یزید کی بادشاہی سے مسلمان کیوں ناخوش تھے ؟

جواب : یزید اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل نہیں کرتا تھا اور تاریخوں میں لکھا ہوا ہے کہ وہ

شراب بھی پیتا تھا اور زنا بھی کرتا تھا۔ اور ناحق و ناروا صحابہ پر ظلم کرتا تھا۔ پھر اس کی بادشاہی سے مسلمان کیونکر خوش ہونگے۔

سوال : کیا یہ نا لایق ، صحابہؓ پر ظلم کرتا تھا۔

جواب : فقط ظلم ہی نہیں کرتا تھا بلکہ بعضے صحابہؓ کو قتل بھی کرڈالا۔

سوال : کیا اس نالائق نے صحابہؓ کو قتل کیا ہے ؟

جواب : افسوس ہے کہ یزید نے ایسے صحابی کو مارڈالا جو رسول اللہ ﷺ کا بڑا پیارا بلکہ فرزند تھا۔ اور اس پیارے صحابی کے بچوں کو بھی مارڈالا۔

سوال : وہ کون ہیں ؟

جواب : حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے بچے۔

سوال : حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کس کے فرزند ہیں ؟

جواب : حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں اور آپ کی ماں بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں جو آنحضرت ﷺ کی پیاری بیٹی ہیں۔ تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے نواسے ہیں۔

سوال : کیا اس ظالم نے حضرت امام حسینؓ کو شہید کردیا ؟

جواب : ہاں حضرت امام حسینؓ کو اور آپ کے نوجوان فرزند علی اکبرؓ اور آپ کے پیارے بھائی حضرت عباس اور دوسرے بھائیوں کو۔ غرض حضرت حسینؓ کے سارے کنبے کو شہید کردیا۔

سوال : اس کی کوئی وجہ بھی تھی ؟

جواب : کوئی وجہ نہیں تھی فقط یہ دشمنی تھی کہ حضرت امام حسینؓ نے اس ناپاک یعنے یزید کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔

سوال : کیا اور صحابیوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ؟

جواب : ہاں ظلم کے خوف سے بیعت کرلی تھی

سوال : کیا اس ظالم کے ہاتھ پر بیعت کرنا ضروری امر تھا ؟

جواب : ضروری امر نہیں تھا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی خلافت جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پوری ہوگئی تو سلطنت باقی رہ گئی اور بیعت بادشاہ سے واجب نہیں ہے اور جب یہ ظالم بادشاہ خدا اور

اُس کے پیغمبر کا نافرمان تھا تو ایسے ناپاک کے ہاتھ پر بیعت کس طرح ضروری ہوگی۔

سوال : کیا یزید کافر تھا ؟

جواب : اس کا کفر ثابت نہیں ہے امام اعظمؒ نے یزید کو کافر نہیں کہا ہے اور اس پر لعنت بھی نہیں کی ہے۔ اور ہمارے مذہب میں بھی اس پر لعنت کرنے کا صاف حکم نہیں ہے۔

سوال : کسی مذہب میں اس پر لعنت کی گئی ہے یا نہیں ؟

جواب : امام شافعی رضی اللہ عنہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔

سوال : کیا یزید نے امام حسینؓ اور آپ کی سب اولاد کو شہید کردیا ؟

جواب : امام زین العابدین جو آپ کے بڑے فرزند تھے لڑائی کے وقت بہت بیمار تھے اس واسطے آپ کو امام حسینؓ نے لڑائی میں شریک ہونے کا حکم نہیں دیا پس امام حسینؓ کے فرزندوں سے آپ ہی بچ گئے اور سب شہید ہوگئے۔ امام زین العابدینؒ کی اولاد کا سلسلہ اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا۔

سوال : کیا آدمی مرنے کے بعد اس سے قبر میں سوال و جواب بھی ہوگا ؟

جواب: بیشک آدمی مرنے کے بعد قبر میں سوال و جواب ہوگا یعنے دو فرشتے قبر میں آئیں گے اور یہ سوال کریں گے کہ تیرا خدا کون ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے اور تیرا دین کیا ہے۔ اگر مومن ہے تو یہ جواب دے گا کہ میرا پروردگار خدائے تعالیٰ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میرے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور جو کافر ہے اس کے جواب میں لغزش ہوگی۔

سوال : قیامت کے کیا معنی ہیں ؟

جواب: دنیا جو تم کو اس وقت نظر آتی ہے ایک دن ایسا ہوگا کہ دنیا ایسی نہیں رہے گی بلکہ اپنی حالت کو بدل دے گی۔ آسمان ٹوٹ جائے گا اور سورج کی روشنی جاتے رہے گی۔ چاند اور ستارے بے نور ہو جائیں گے اور اپنی جگہ سے گر جائیں گے۔ زمین میں زلزلے آئیں گے۔ دریا سوکھ جائیں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ غرض دنیا اور دنیا کی سب چیزیں بگڑ جائیں گی اور سب چیزیں ایک دم فنا ہو جائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے مرتبہ دنیا کو پیدا کرے گا اور سب چیزیں پیدا ہو جائیں گی۔

سوال : کیا قیامت میں سب لوگ جمع ہونگے اور اُن سے حساب وکتاب بھی ہوگا ؟

جواب : صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا ہے کہ ایک بڑے میدان میں سب لوگ کھڑے کئے جائیں گے اُس روز آفتاب بہت نزدیک ہوجائے گا اور بہت سخت گرمی ہوگی لوگ اپنے اپنے پسینوں میں غوطے کھائیں گے مگر جو نیک لوگ ہیں آرام سے رہیں گے۔ ہر ایک پیغمبر اپنی اپنی امت کی فکر میں رہے گا۔ ہر آدمی کو اس بات کا یقین ہوجائے گا کہ یہ وہی دن ہے جس کی ہمارے پیغمبروں نے دنیا میں خبر دی تھی۔ کافر گم اور مستی کی حالت میں رہیں گے۔اس کے بعد میزان قائم ہوگی۔ اور اعمال نامے تولے جائیں گے جن کی نیکیاں ترازو میں جھک جائیں گی وہ بہشت میں چلے جائیں گے اور جن کی برائیاں ترازو میں جھک جائیں گے وہ عذاب میں پھنس جائیں گے۔

سوال : اس دن کون حساب لے گا ؟

جواب : خود اللہ جل شانہ حساب لے گا۔

سوال : کیا سب انسان جہاں سے اُٹھائے جائیں گے وہیں کھڑے رہیں گے ؟ یا ان کے کھڑے رہنے کی دوسری جگہ ہوگی ۔

جواب : انسان جہاں سے اُٹھائے جائیں گے وہاں سے وہ چلائے جائیں گے اور پل صراط سے گزریں گے اور میدان قیامت میں کھڑے کئے جائیں گے

سوال : صراط کیا چیز ہے ؟

جواب : صراط ایک پل ہے جو دوزخ پر رکھا جائے گا اس پل سے سب لوگوں کو گزرنا ہوگا۔ مومن بھی اس پر گزریں گے اور کافر بھی۔ پیغمبر بھی اس پر سے گزریں گے۔ مگر جب کافر اس پر سے گزریں گے اُن کو بہت تکلیف ہوگی بلکہ بعضے دوزخ میں گر پڑیں گے اور مومن آسانی کے ساتھ گزریں گے اُن میں سے بعضے بجلی کی طرح کوند کر نکل جائیں گے اور بعضے ہوا کی طرح تیزی سے چلے جائیں گے۔

سوال : صراط پر سے گزرنے کے بعد لوگ کہاں جائیں گے ؟

جواب : جو لوگ مومن ہیں حساب و کتاب کے بعد جنت میں جائیں گے اور جو لوگ کافر ہیں دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

سوال : جنت و دوزخ کیا چیزیں ہیں ؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک بندوں اور مومنوں کے واسطے ایک بہت بڑے آرام وراحت کی جگہ تیار رکھی ہے اُس میں سب قسم کی خوشی اور آرام کی چیزیں موجود ہیں عمدہ عمدہ مکان اور نہایت خوشنما باغ اور خوش گوار نہریں اور خوبصورت حوض ہیں اور ہزاروں قسم کی غذائیں اور میوے اور قسم قسم کے آرائش کی چیزیں ، عمدہ عمدہ لباس ۔ غرض ہر قسم کی راحت و آرام کا سامان اس میں موجود ہے خوبصورت خادم مرد و عورت نہایت فرماں بردار ہیں ۔ جو لوگ جنت میں داخل ہونگے ان کی خوشی سے خدمت کریں گے۔

دوزخ رنج وغم کا مکان ہے اس میں چاروں طرف آگ سلگی ہوئی ہے دنیا کی آگ سے اس کی تیزی بہت زیادہ ہے۔ ہزاروں قسم کے سانپ بچھو اور زہریلے جانور آگ میں پلے ہوئے اس میں بے گنتی موجود ہیں ۔ ان کے جثّے بہت زبردست ہیں وہ سب دوزخیوں کے واسطے پیدا کئے گئے ہیں اور کافروں کا راستہ دیکھ رہے ہیں۔

سوال : کیا بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ؟

جواب : بیشک ہمیشہ رہیں گے۔

سوال : کیا بہشتیوں اور دوزخیوں کو موت نہیں ہے ؟

جواب : وہ سب ہمیشہ زندہ رہیں گے اُن کے لئے موت نہیں ہے۔

سوال : کیا سب بہشتی ایک درجہ کے ہونگے ؟

جواب : نہیں۔ بلکہ ان میں سے بعضے بڑے مرتبہ کے ہیں اور بعضے ان میں سے کم درجے کے ہونگے۔ سب سے بڑے درجہ کے لوگ پیغمبر ہیں ان کے بعد صدیقین و اولیاء و شہدا و علما ہیں اور ان کے بعد عام مومنین ہیں۔

سوال : کیا بہشت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی ہوگا ؟

جواب : صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تم آخرت میں اس طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔

سوال : کیا جنت و دوزخ کو اللہ تعالیٰ حساب و کتاب کے بعد پیدا کرے

گا یا پیدا کرچکا ہے ؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے جنت ودوزخ کو اُسی وقت پیدا کیا ہے جب کہ زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے۔

سوال : کیا بعضے لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جنت و دوزخ کو حساب و کتاب کے بعد پیدا کرے گا ؟

جواب : ہاں فرقۂ معتزلہ وغیرہ یہی اعتقاد رکھتے ہیں۔

سوال : کیا اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست ہے ؟

جواب : ایسا اعتقاد رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید میں یہی ذکر کیا گیا ہیکہ دوزخ و جنت پیدا ہوچکے ہیں۔

سوال : اگر کوئی شخص ایسا اعتقاد رکھے گا تو اس پر کیا حکم ہے ؟

جواب : فاسق ہوجائے گا۔

سوال : کیا دوزخ میں فقط کفار جائیں گے یا گناہگار بھی جائیں گے ؟

جواب : اہل سنت کہتے ہیں کہ کافر وگنہگار دوزخ میں جائیں گے مگر گنہگار آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے اور مہدویہ کا یہ مذہب ہے کہ دوزخ کافروں کی جگہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ دوزخ میں وہی جائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرلیا ہے۔

سوال : کافر اور مشرک تو دوزخ میں جائیں گے مگر کیا ان کے بچے بھی دوزخ میں جائیں گے ؟

جواب : بہت سے عالموں کا یہی کہنا ہے کہ مشرکوں کے بچے بھی دوزخ میں جائیں گے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔

سوال : بڑے اور چھوٹے گناہ جن لوگوں سے ہوگئے ہیں ان کے رہائی کی کیا صورت ہے ؟

جواب : ان پر واجب ہے کہ سچے دل سے توبہ کریں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلے گا۔

سوال : اگر کوئی گنہگار مومن توبہ نہ کرکے مرجاوے تو کیا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا ؟

جواب : قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کبھی شرک کرنے والے کو نہیں بخشونگا۔ اوراس کے سوا

جس کو چاہونگا اُس کے سب گناہ بخش دونگا۔

سوال : رسول اللہ ﷺ کن لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے پاس شفاعت فرمائیں گے ؟

جواب : رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کی شفاعت کریں گے جن سے بڑے بڑے گناہ صادر ہوئے ہیں۔

سوال : بڑے گناہ کیا ہیں ؟

جواب : بڑے گناہ بہت سے ہیں۔ جیسا کہ کسی کو بے سبب مار ڈالنا، چوری کرنا، غیر شخص کی عورت سے حرام کرنا، لواطت کرنا، کسی عورت سے حرام کرنا، شراب پینا، بیاج کھانا، کسی نیک عورت پر تہمت لگانا، جھوٹ بولنا وغیرہ ان گناہوں کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کبائر گناہ ستر (۷۰) تک گنے ہیں۔

سوال : کیا ایسے گناہ کرنے والا کافر نہیں ہوتا ؟

جواب : کافر نہیں ہوتا اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ مگر دوسرے مذہب والوں کے پاس اگر اس طرح کا گناہگار بغیر توبہ کرنے کے مرگیا تو کافر ہو جاتا ہے۔

سوال : وہ کون لوگ ہیں ؟

جواب : حضرات اہل سنت ان کو خارجی کہتے ہیں۔

سوال : خارجی کون لوگ ہیں ؟

جواب : خارجی وہ لوگ ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کو نہیں مانتے اور باقی خلیفوں یعنے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ کی بزرگی کرتے ہیں اور ان کی خلافت کو مانتے ہیں خارجیوں اور شیعوں میں بالکل عداوت ہے۔

سوال : شیعہ لوگ کیا اعتقاد رکھتے ہیں ؟

جواب : شیعہ مذہب والے فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اول کہتے ہیں اور باقی تینوں خلیفوں کی خلافت کو نہیں مانتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ مگر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کے حکم کو نہیں مانا اور ان کے جی نے جو کچھ چاہا کیا۔ یعنے ابوبکر صدیقؓ کو رسول اللہ ﷺ کے حکم کے برخلاف خلیفہ بنایا۔ غرض ان من گھڑت باتوں کا یقین رکھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے باقی خلیفوں کی شان میں بُرا بھلا کہتے ہیں

سوال : ہمارے مذہب میں ان کا کوئی فیصلہ ہوا ہے ؟
جواب : ہمارے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفۂ اول ہیں اور عمرؓ خلیفہ دوم ہیں۔ ان کو شیخین کہتے ہیں ان دونوں خلیفوں کو باقی دونوں خلیفوں پر بزرگی ہے۔
خلیفہ سوم ہمارے پاس عثمانؓ ہیں اور خلیفہ چہارم حضرت علی ابن طالبؓ ہیں ۔ ان دونوں خلیفوں کی برابر محبت رکھنا ضروری ہے ۔ جھوٹے سچے جھگڑوں میں نہیں الجھنا چاہیئے ۔ ان دونوں میں زیادہ بزرگ کون ہیں اس کا فیصلہ ہمارے پاس نہیں ہے۔
سوال : کیا شیعہ مذہب والے حضرت علیؓ کو خلیفہ کہنے پر بس کرتے ہیں یا اور باتوں میں بھی جھگڑے کرتے ہیں ؟
جواب : ہاں اور دیگر باتوں میں بھی جھگڑتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کے برابر ہیں
سوال : کیا یہ لوگ حضرت علیؓ سے کسی طرح کا گناہ نہ ہونے کے معتقد ہیں ؟
جواب : حضرت علیؓ کو معصوم کہتے ہیں بلکہ حضرت علیؓ کی اولاد کو بھی معصوم کہتے ہیں
سوال : کیا قیامت تك جو اولاد حضرت علیؓ کی ہوگی وہ سب معصوم ہے ؟
جواب : ایسا نہیں ہے ان کا بیان یہ ہے کہ بارہ امام معصوم ہیں ان کے نام ہیں:
حضرت امیر المومنین علیؓ، حضرت امام حسنؓ ، حضرت امام حسینؓ ، حضرت امام زین العابدینؓ، حضرت امام باقرؒ، حضرت امام جعفر صادقؒ ، حضرت امام موسیٰ کاظمؒ ، حضرت امام علی بن موسی رضاؒ، حضرت امام محمد جوادؒ، حضرت امام علی الذکیؒ، حضرت امام حسن عسکریؒ، حضرت امام محمدؒ، امام محمد کو مہدی کہتے ہیں اور ان کو زندہ مانتے ہیں کہ یہ چھپے ہوئے ہیں اور اخیر زمانہ میں ظاہر ہوجائیں گے۔
سوال : ان اماموں کے معصوم ہونے پر کوئی دلیل بھی بیان کرتے ہیں ؟
جواب : قرآن وحدیث واجماع امت سے کوئی دلیل نہیں بیان کرتے اور بہت سی بیکار باتیں کہتے ہیں جن سے ان کا معصوم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔
سوال : جس نے امیر المومنین حضرت علیؓ کو خلیفہ اول نہیں مانا ہے یا حضرت علیؓ سے لڑائی جھگڑا کیا ہے اُس پر کیا حکم کرتے ہیں ؟

جواب: جس نے حضرت علیؓ کو رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ اول نہیں مانا اُس کو فاسق کہتے ہیں اور جس نے امیر المومنین حضرت علیؓ سے جنگ کی ہے اس کو کافر کہتے ہیں۔ معاذ اللہ

سوال: کیا یہ لوگ ان صحابہ اور اولیاء اللہ کو جو حضرت علیؓ کو خلیفہ اول نہیں مانتے فاسق کہتے ہیں ؟

جواب : ہاں سب کو فاسق کہتے ہیں۔ معاذ اللہ

سوال: آنحضرت ﷺ کی سب بی بیوں کو بھی بُرا بھلا کہتے ہوں گے کیونکہ سب بیبیاں حضرت علیؓ کو خلیفہ اول نہیں مانتی تھیں ؟

جواب : بیشک آنحضرت ﷺ کی سب بیبیاں حضرت علیؓ کو خلیفہ اول نہیں کہتی تھی ان سب کو بُرا بھلا کہتے ہیں مگر ان سب میں حضرت بی بی عائشہؓ کو بہت بُرا کہتے ہیں اور ان سے بہت دشمنی رکھتے ہیں کیونکہ عائشہؓ نے حضرت علیؓ سے جنگ کی ہے۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی بیبیوں میں سب سے زیادہ بزرگ کونسی بی بی ہیں ؟

جواب : بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں جو بی بی فاطمۃ الزہراؓ کی ماں ہیں۔

سوال: ان کے بعد کونسی بی بی زیادہ بزرگ ہیں ؟

جواب : بی بی عائشہ صدیقہؓ ہیں۔

سوال: حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کے جو حضرت رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ہیں کیا کیا فضائل ہیں ؟

جواب : بی بی فاطمۃ الزہراؓ کی آنحضرت ﷺ نے بڑی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ فاطمہؓ دنیا کے عورتوں کی سردار ہے۔

حصہ اول ختم شد